غزوہ احد کے واقعات میں روایت بالمعنیٰ کا جائزہ

An Analytical study of Occurrences of Ghazwa e Ohad in the context of Hadith Narration

Dr Ayesha Tariq
Assistant Professor, Khyaban E Sir Syed College for Women, Rawalpindi
Email: Ayesha.tariq.skg@gmail.com
Dr Shaista Jabeen
Assistant Professor, Govt Graduate College for Women, Jhang
Email: shaista.sadhana@gmail.com

Abstract

The Hadith in the sense of the reports of the sayings and doings of the Prophet has been a subject of keen pursuits and constant study by the Muslims throughout the Muslim world since the very beginning of the history of Islam up to the present times. During the lifetime of the Prophet many of his companions tried to get by heart whatever he said and observed keenly whatever he did and they reported these things to one another.

Hadith is the second main source of Islamic Law, valid forever. Hadith was transmitted in two ways.one is narration by words (Riwayet billafz) and the other is narration in the meaning (Riwayet bilmana). One group of Traditionalists opposes Hadith's narration in the meaning while the other gives permission with some conditions.

Orientalists have made objection on the narration of Hadith in this way. Side by side the Non-Muslims, one group from our so-called Muslims claim the authenticity of Hadith. The group known as anti-Hadith argues that all Hadith are fabricated, largely in the 3rd century of Islam and the Quran alone is the source of guidance for Muslims. The Traditionalists have cleared the blame in a very sensible mode. The article deals with the above-mentioned issues in detail.

Keywords: Hadith, Islamic Law, Riwayet e billafz, Riwayet bilmana, Traditionalists Orientalists, Traditionalists, anti-Hadith

محدثین میں نقل روایت کے دواسالیب پائے جاتے ہیں، روایت باللفظ اورروایت بالمعنیٰ۔ بعض مقامات پر مخصوص شرائط کے ساتھ روایت بالمعنیٰ کو بھی قبول کیا جاتا ہے۔ روایت بالمعنیٰ کی اس قبولیت کو بادی النظر سے دیکھنے والے کچھ طبقات بسا اوقات حدیث کی حجیت پر سوال اٹھاتے ہیں۔ اس قسم کے شکوک وشبہات کے ازالہ وابطال کے لیے مقالہ ہذا میں غزوہ احد کے واقعات کا معنوی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف طرق سے آنے والی صحیح، احسن اور ضعیف تمام درجات کی احادیث کا معنوی مطالعہ کیا گیا ہے اور حکم میں فرق پر بحث کی گئی ہے۔

غزوہ احد بمطابق ۱۱ شوال، ۳ھ

تعارف غزوہ:

مدینہ منورہ مشرق، مغرب اور جنوب ہر سہ جہات سے پہاڑوں، حرات یعنی لاوے کی پتھریلی چٹانوں وغیرہ سے گھرا ہوا ہے۔ شمال کی جانب میں مسجد نبوی سے چار پانچ کلومیٹر کی مسافت پر جبل احد ہے۔ احد کا معنی ہے جدا اور الگ تھلگ۔ چونکہ یہ پہاڑ باقی پہاڑی سلسلوں سے بالکل جدا ہے، اس لیے اسے احد کہتے ہیں۔

مکہ مکرمہ کے کفار اور مشرکین غزوہ بدر میں شدید قسم کی ہزیمت سے دوچار ہوئے تھے، اس نقصان اور شرمندگی کا بدلہ لینے کے لیے وہ اگلے سال ۳ ہجری میں خوب تیاری کرکے مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے اور احد کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ نبی ﷺ نے بھی ان کے مقابلہ کے لیے نوجوان صحابہ کرامؓ کے مشورہ سے مدینہ سے باہر احد پہاڑ کے دامن میں میدان کارزار سجایا۔[1]

دن کے اول وقت میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کفار کو شکست فاش ہوئی، لیکن غلطی یہ ہوئی کہ تیر انداز مسلمانوں نے جب کافروں کی ہزیمت دیکھی تو آپ ﷺ کی نصیحت کے باوجود الغنیمۃ الغنیمۃ کہتے ہوئے میدان میں چلے گئے اور مرکز کو چھوڑ دیا۔

خالد بن ولید درہ خالی دیکھ کر پشت پر سے حملہ آور ہوئے۔ مشرکین کے اس اچانک حملہ سے مسلمانوں کی صفیں درہم برہم ہو گئیں اور مشرکین آپ ﷺ تک پہنچ گئے۔ مسلمانوں کے علم بردار حضرت مصعب بن عمیرؓ جو نبی کریم ﷺ سے قریب لڑائی کر رہے تھے، شہید ہوگئے۔ مشرکین کو لگا کہ نبی ﷺ شہید ہوگئے ہیں، اور آپ ﷺ کی شہادت کی خبر پھیلا دی۔ اس خبر سے مسلمانوں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور وہ اتنے بدحواس ہوئے کہ دوست دشمن کی پہچان نہ رہی، حتیٰ کہ مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمان شہید ہونے لگے۔

کعب بن مالک نے آپ ﷺ کی آنکھیں دیکھ کر پہچان لیا اور صحابہ کرامؓ کو خوشخبری دی کہ آپؐ حیات ہیں۔ یوں صحابہ کرام آپ ﷺ کے گرد اکٹھے ہونے لگے۔ اس جنگ میں ستر سے زائد اہل ایمان نے جام شہادت نوش کیا اور انہیں وہیں دفن کیا گیا۔[2]

مسلمانوں کے ایک دستہ کو جب پہاڑ پر تعینات کیا گیا اور ان کو وہیں ڈٹ جانے کی ہدایات جاری کی گئیں تو مسلمانوں میں سے کتنے تھے جو آپ ﷺ کی ہدایات پر عمل کر پائے اور کتنے مسلمانوں نے درہ چھوڑ دیا، اس کا نقصان کیا ہوا۔ درج ذیل واقعہ کو لے کر اس کا روایت بالمعنیٰ کے حوالے سے جائزہ لیا جائے گا۔

واقعات غزوہ احد کا روایت بالمعنیٰ کے حوالے سے جائزہ

ا۔ سنن سعید بن منصور نے براء بن عازبؓ سے جو روایت لی ہے اس کے مطابق آپ ﷺ نے عبد اللہ بن جبیرؓ کی سرکردگی میں پچاس تیر انداز مقرر کیے اور ان کو درج ذیل نصیحت کی: اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمیں نوچ کر کھا رہے ہیں تو اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں خود تمہیں پیغام پہنچاؤں۔ اگر تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دے دی ہے اور ان کو روند ڈالا ہے تو بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا، یہاں تک کہ میں تمہیں بلا بھیجوں۔

إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ، فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ» [3]

دیگر روایات مثلاً مسند ابن الجعد، صحیح بخاری، سنن ابو داؤد، سنن نسائی، بغوی، مسند الموضوعی اور الجامع الصحیح للسنن والمسانید کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ ان کے حوالے بتدریج نقل کیے جائیں گے۔

- مسند احمد کی روایت کے الفاظ میں کچھ تبدیلی ہے، اس روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ، فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَى الْعَدُوِّ وَأَوْطَأْنَاهُمْ، فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ [4]

اس روایت میں مِنْ مَكَانِكُمْ حذف ہے۔ علاوہ ازیں هَزَمْنَا الْقَوْمَ کی جگہ یہاں ظَهَرْنَا عَلَى الْعَدُوِّ کے الفاظ درج ہیں۔

- امام ابو داؤد طیالسیؒ نے براء سے جو روایت لی ہے اس میں الفاظ قدرے مختصر ہیں۔

«كُونُوا مَكَانَكُمْ لَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُ الطَّيْرَ تَخْطَفُنَا» [5]

- صحیح ابن حبان کی روایت میں الفاظ کی تقدیم و تاخیر اور تبدیلی واضح ہے:

"لا تبرحوا من مكانكم، إن رأيتمونا ظهرناعليهم، وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا، فَلَا تُعِينُونَا" [6]

اس روایت میں حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ حذف ہے اور فَلَا تُعِينُونَا اضافی ہے۔

- امام طبرانیؒ نے علی بن عبد العزیز کے واسطہ سے ابن عباسؓ سے جو روایت لی ہے، اس میں الفاظ کی تبدیلی واضح ہے:

ہماری پشت کی حفاظت کرنا، اگر تم دیکھو کہ ہم قتل کر دیے گئے تو ہماری مدد نہ کرنا، اگر دیکھو کہ ہم غنیمت لوٹ رہے ہیں تو بھی ہمارے ساتھ شامل نہ ہونا۔

احْمُوا ظُهُورَنَا، فَإِنْ رَأَيْتُمُونَا نُقْتَلُ فَلَا تَنْصُرُونَا، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا قَدْ غَنِمْنَا فَلَا تَشْرَكُونَا [7]

- امام حاکم کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ [8]

امام طبرانی اور حاکم کی ان روایات میں احْمُوا ظُهُورَنَا اضافی ہے۔علاوہ ازیں یہاں نُقْتَلُ کا لفظ ہے، جبکہ اس سے ما قبل روایات میں اس کی جگہ تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ کے الفاظ آئے ہیں۔ پھر یہاں واضح طور پر غنیمت لوٹنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

- واقدی کے الفاظ بھی تقریباً کتب احادیث میں موجود متون سے مناسبت رکھتے ہیں:

قُومُوا عَلَى مَصَافِّكُمْ هَذَا، فَاحْمُوا ظُهُورَنَا، فَإِنْ رَأَيْتُمُونَا قَدْ غَنِمْنَا لَا تَشْرَكُونَا، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا نُقْتَلُ فَلَا تَنْصُرُونَا. [9]

اس روایت میں قُومُوا عَلَى مَصَافِّكُمْ هَذَا کے الفاظ اضافی ہیں۔ سنن ابو داؤد میں كُونُوا مَكَانَكُمْ کے الفاظ تھے۔اس روایت کے باقی کے الفاظ طبرانی اور حاکم کی روایات سے ملتے جلتے ہیں۔

۲۔جب دشمن کو شکست ہوئی تو عورتیں پہاڑ پر گھبراہٹ میں تیزی سے بھاگ رہی تھیں۔ان کی حالت یہ تھی کہ ان کی پنڈلیاں اور پازیبیں دکھائی دے رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے کو اٹھایا ہوا تھا۔سنن سعید بن منصور، مسند ابن الجعد، مسند احمد، صحیح بخاری، نسائی، مسند الرویانی اور مستخرج ابو عوانہ کا مضمون ملتا جلتا ہے۔یہاں صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں:

فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ، قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ، رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، [10]

- جب کہ ابو داؤد طیالسی نے جو روایت براء سے لی ہے،اس میں الفاظ کی تقدیم و تاخیر ہے:

وَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ بَادِيَاتٍ خَلَاخِيلِهِنَّ قَدِ اسْتَرْخَتْ ثِيَابُهُنَّ يَصْعَدْنَ الْجَبَلَ[11]

- ابو داؤد کی روایت میں معمولی کمی و بیشی ہے، بیان کی جاتی ہے: اللہ کی قسم میں نے عورتوں کو دیکھا، ان کی پنڈلیاں ظاہر ہو رہی تھیں، اس لیے کہ انہوں نے اپنا کپڑا اٹھا رکھا تھا جبکہ وہ تیزی سے پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں۔

فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ لَتَشْدُدْنَ عَلَى الْجَبَلِ، وَأَبْدَتْ خَلَاخِيلَهُنَّ وَسُوقَهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ[12]

اس روایت میں یشتددن کی جگہ لَتَشْدُدْنَ آیا ہے۔ پھر یہاں بدت کی جگہ ابدت لکھا ہے۔

- امام طبرانیؒ اور حاکمؒ نے عورتوں کے بھاگنے کا منظر بیان نہیں کیا۔اس کی بجائے انہوں نے لکھا ہے کہ جب اللہ نے نبی ﷺ کو دشمن کے لشکر پر فتح دی تو تیر انداز بکھر گئے۔

- امام بغوی کے الفاظ اس حوالے سے درج ذیل ہیں:

فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ، وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ[13]

اس روایت میں یشتددن کی جگہ يُسْنِدْنَ کا لفظ آیا ہے۔ پھر اس روایت میں عَلَى الْجَبَلِ کے الفاظ بھی حذف ہیں۔

- صحیح ابن حبان کے الفاظ ملاحظہ ہوں، یہاں بھی لفظوں کی تقدیم و تاخیر واضح ہے۔

حَتَّى رَأَيْتَ النِّسَاءَ يشتددن في الجبل فد رفعنعن سُوقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِيلُهُنَّ،

- واقدی کی روایت کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں:

وَنِسَاؤُهُمْ يَدْعُونَ بِالْوَيْلِ بَعْدَ ضَرْبِ الدِّفَافِ وَالْفَرَحِ حَيْثُ الْتَقَيْنَا. [قَالَ الْوَاقِدِيّ: وَقَدْ رَوَى كَثِيرٌ مِنَ الصّحَابَةِ مِمّنْ شَهِدَ أُحُدًا، قَالَ كُلّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: وَاَللهِ إنّي لَأَنْظُرُ إلَى هِنْدٍ وَصَوَاحِبِهَا مُنْهَزِمَاتٍ، مَا دُونَ أَخْذِهِنّ شَيْءٌ لِمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ. [14].

۳۔ کتب احادیث میں مال غنیمت کے حصول کے لیے بھاگنے والوں کے حوالے سے متفرق روایتیں وارد ہوئی ہیں۔

- مسند الموضوعی میں حضرت براءؓ سے جو روایت آئی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھیوں نے کہا: لوگو چلو مال غنیمت اکٹھا کریں۔ تمہارے ساتھیوں کو فتح ہو چکی ہے، اب تم کس چیز کے منتظر ہو۔ پس عبداللہ بن جبیرؓ نے کہا: کیا تم بھول گئے ہو کہ تمہیں رسول ﷺ نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے کہا: خدا کی قسم ہم ضرور جائیں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے۔

فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ: الغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الغَنِيمَةَ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ، فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الغَنِيمَةِ، [15]

سنن سعید، مسند احمد، صحیح بخاری، نسائی، مستخرج ابو عوانہ، مسند الرویانی، شرح السنۃ اور الجامع الصحیح للسنن والمسانید کا مضمون یکساں ہے۔

- مسند ابن الجعد میں صرف درج ذیل الفاظ نقل ہوئے ہیں:

فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: الْغَنِيمَةُ أَيْ قَوْمُ الْغَنِيمَةُ[16]

- مسند ابو داؤد میں عبداللہ بن جبیرؓ کے الفاظ تو بیان ہوئے ہیں، لیکن صحابہؓ کا رد عمل بیان نہیں کیا گیا، الفاظ درج ذیل ہیں، جب لوگ بکھر گئے تو عبداللہ بن جبیرؓ، ان کے امیر نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے قول کے متعلق کیا کہتے ہو؟

مَا كَانَ وَالنَّاسُ يُغِيرُونَ مَضَوْا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَمِيرُهُمْ: فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

- امام طبرانی نے ابن عباسؓ سے جو روایت لی ہے، اس کا مضمون تھوڑا مختلف ہے: جب نبی ﷺ غنیمتیں جمع کرنے لگے اور آپ ﷺ نے مشرکین کے لشکر کو شکست سے دوچار کر دیا تو تمام تیر انداز ادھر امڈ آئے

اور لشکر میں شامل ہو کر لوٹ مار کرنے لگے، اصحاب رسول ﷺ کی صفیں آپس میں گڈ مڈ ہو گئیں۔

فَلَمَّا غَنَّمَ اللهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ عَسْكَرَ الْمُشْرِكِينَ انْكَفَّتِ الرُّمَاةُ جَمِيعًا فَدَخَلُوا الْعَسْكَرَ يَنْتَهِبُونَ، وَقَدِ الْتَفَّتْ صُفُوفُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

- جبکہ حاکم کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

فَلَمَّا غَنَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحُوا عَسْكَرَ الْمُشْرِكِينَ، انْكَشَفَ الرُّمَاةُ جَمِيعًا، فَدَخَلُوا فِي الْعَسْكَرِ يَنْتَهِبُونَ، وَقَدِ الْتَقَتْ صُفُوفُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دونوں روایات میں معمولی لفظی و معنوی فرق ہے، طبرانی کی روایت میں غَنَّمَ اللهُ النَّبِيَّ کے الفاظ آئے ہیں جبکہ حاکم کی روایت میں غَنَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آیا ہے۔ طبرانی کی روایت میں انْكَفَّتِ اور حاکم کی روایت میں انْكَشَفَ کا لفظ ہے۔

- صحیح ابن حبان کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

وَيَقُولُونَ: الغنيمةالغنيمة، فَقَالَ: لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ: مَهْلًا أَمَا عَلِمْتُمْ مَا عَهِدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقُوا،

جب وہ غنیمت غنیمت کہنے لگے تو عبد اللہ نے ان سے کہا: صبر سے کام لو، تمہیں علم نہیں کہ رسول پاک ﷺ نے تم سے کیا عہد لیا تھا، لیکن وہ روانہ ہو گئے۔

- واقدی نے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ کیسے بعض تیر اندازوں نے دوسروں کو مال غنیمت کی طرف متوجہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ تم یہاں اور کس مقصد کے لیے آئے ہو؟ اب اللہ نے دشمن کو شکست دے دی ہے اور تمہارے بھائی بھی ان کے لشکر لوٹ رہے ہیں، تو اپنے بھائیوں کے ساتھ مال غنیمت لوٹو، جب کہ بعض نے دوسروں سے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا تھا کہ ہماری پشت کی حفاظت کرنا اور اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اور اگر تمہیں پتہ چلے کہ ہم قتل کر دیے گئے تو ہماری مدد نہ کرنا اور اگر دیکھو کہ ہم مال غنیمت لوٹ رہے ہیں تو ہمارے ساتھ شریک نہ ہونا۔ پس دوسروں نے کہا کہ رسول ﷺ کی مراد یہ نہیں تھی، جبکہ اللہ نے مشرکین کو ذلیل کر دیا اور ان کو شکست دے دی، لشکر میں داخل ہو جاؤ اور اپنے بھائیوں کے ساتھ مال غنیمت لوٹو۔ جب ان میں اختلاف ہو گیا تو عبد اللہ بن جبیرؓ نے ایک خطبہ دیا جس میں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی اہمیت پر توجہ دلائی، لیکن انہوں نے نافرمانی کی اور چلے گئے۔ پس ان کے امیر عبد اللہ بن جبیرؓ کے ساتھ دس آدمیوں کے سوا درے پر کوئی نہ رہا۔ ان

میں ایک حارث بن انس بھی تھے، جو اپنی قوم سے کہہ رہے تھے کہ اے قوم اپنے نبی سے کیا گیا وعدہ یاد کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نہ مانا اور مشرکین کے لشکر کی طرف مال غنیمت لوٹنے چلے گئے۔ مشرکین نے درہ خالی دیکھا تو لوٹ آئے۔

۴۔ جب تیر اندازوں نے اپنی جگہ چھوڑ کر درہ کو خالی کر دیا تو دشمن کے گھڑ سواروں نے پلٹ کر اس جگہ سے صحابہ پر چڑھائی کر دی۔ مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی۔ اس منظر کو اصحاب الحدیث نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے، ذیل میں روشنی ڈالی جاتی ہے:

- سنن سعید بن منصور، صحیح بخاری، سنن ابو داؤد، سنن نسائی، مسند الرویانی، مستخرج ابو عوانہ، شرح السنۃ، مسند الموضوعی اور الجامع الصحیح للسنن والمسانید کا مضمون یکساں ہے۔ یہاں پر الجامع الصحیح کے مضمون کو بیان کیا جاتا ہے:[17]

یہ لوگ جب میدان میں پہنچے، صورت حال بدل گئی اور شکست خوردہ ہو کر واپس ہوئے۔ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ، فَانْقَلَبُوا مُنْهَزِمِينَ

- مسند علی بن جعد میں صرف اتنا ذکر ہے کہ ان کی فتح شکست میں بدل گئی۔ یہاں صرف فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ کے الفاظ آئے ہیں۔ اس روایت میں فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ کے الفاظ حذف ہیں۔
- مسند احمد میں ہے: فَلَمَّا أَتَوْهُمْ، صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ، فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ۔ اس روایت میں فَانْقَلَبُوا کی جگہ فَأَقْبَلُوا آیا ہے۔
- مسند ابو داؤد میں فَمَضَوْا فَكَانَ الَّذِي كَانَ کے الفاظ درج ہیں۔
- امام طبرانی نے شکست کے حال کو ذرا تفصیل سے لکھا ہے: جب ان تیر اندازوں نے اس مقررہ مقام کو غیر محفوظ چھوڑ دیا، جہاں انہیں متعین کیا گیا تھا تو دشمنوں کا لشکر ادھر ہی سے اصحاب نبی پر حملہ آور ہو گیا۔ انہوں نے ایک دوسرے کو مارا اور گتھم گتھا ہو گئے اور بہت سے مسلمان شہید ہو گئے۔ دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا پلہ بھاری رہا، یہاں تک کہ مشرکین کے سات یا نو جھنڈا بردار قتل ہوئے اور مسلمان پہاڑ کی جانب بڑھتے گئے، وہ اس غار تک نہیں پہنچے تھے جس کے متعلق لوگ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان غار تک پہنچ گئے تھے بلکہ وہ مہراس نامی چشمہ تک پہنچے تھے۔

(فَلَمَّا أَخْلَتِ الرُّمَاةُ تِلْكَ الْخَلَّةَ الَّتِي كَانُوا فِيهَا دَخَلَتِ الْخَيْلُ مِنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَرَبَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَقُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَاسٌ كَثِيرٌ، وَقَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ حَتَّى مِنْ

أَصْحَابِ لِوَاءِ الْمُشْرِكِينَ سَبْعَةً أَوْ تِسْعَةً، وَجَالَ الْمُسْلِمُونَ جَوْلَةً نَحْوَ الْجَبَلِ، وَلَمْ يَبْلُغُوا حَيْثُ يَقُولُ النَّاسُ الْغَارَ، إِنَّمَا كَانُوا تَحْتَ الْمِهْرَاسِ)

امام حاکم کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔

- واقدی کی روایت میں ہے:
  فَأَبَوْا وَذَهَبُوا إِلَى عَسْكَرِ الْمُشْرِكِينَ يَنْتَهِبُونَ، وَخَلّوْا الْجَبَلَ وَجَعَلُوا يَنْتَهِبُونَ، وَانْتَقَضَتْ صُفُوفُ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَدَارَتْ رِجَالُهُمْ ، وَحَالَتْ الرِّيحُ ، وَكَانَتْ أَوّلَ النّهَارِ إِلَى أَنْ رَجَعُوا صَبّا، فَصَارَتْ دَبُورًا حَيْثُ كَرّ الْمُشْرِكُونَ، بَيْنَا الْمُسْلِمُونَ قَدْ شُغِلُوا بِالنّهْبِ وَالْغَنَائِمِ

۵۔احد کے دن دشمن کے دباؤ کی وجہ سے نبی ﷺ کے ساتھ کتنے لوگ باقی رہ گئے تھے؟ اس حوالے سے مختلف روایتیں ہیں، جن کا ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے:

- مستخرج ابوعوانہ میں براء بن عازب کی روایت بیان ہوئی ہے جس کے مطابق آپ ﷺ کے ساتھ سوائے بارہ افراد کے اور کوئی نہ تھا۔"یہی وہ وقت تھا جب رسول اللہ ﷺ ان کو پیچھے سے آوازیں دے دے کر بلا رہے تھے اور اللہ کے رسول ﷺ کے ہمراہ محض بارہ آدمی باقی رہ گئے تھے۔"
  (فَذَلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا) [18]

سنن سعید بن منصور، مسند ابن الجعد، مسند احمد، سنن نسائی، مسند الرویانی کا مضمون بھی یہی ہے۔

- بخاری شریف میں عمرو بن خالد کے طرق سے براء بن عازبؓ سے جو روایت بیان ہوئی ہے اس کے مطابق بارہ افراد آپ ﷺ کے پاس رہے، جبکہ امام بخاری ہی کی موسیٰ بن اسماعیل کی سند سے ابو عثمان سے بیان شدہ روایت میں دو افراد کا ذکر ہے۔
  أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ، غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ[19]
- امام مسلم نے انس بن مالکؓ سے جو روایت لی ہے اس کے مطابق سات انصار اور دو قریشی ساتھ تھے۔روایت کا حصہ ملاحظہ ہو:
  أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ[20]
- امام ابوداؤدؒ طیالسی نے صحابہ کرامؓ کی موجودگی وعدم موجودگی کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔امام طبرانی اور امام حاکم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ موجود افراد کی تعداد کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔

○ واقدی کے مطابق آپ ﷺ کے ساتھ صرف چودہ افراد ثابت قدم رہے۔ مغازی میں لکھا ہے:

وَيُقَالُ إِنَّهُ لَمّا طَلَعَ فِي النّفَرِ الّذِينَ ثَبَتُوا مَعَهُ، الْأَرْبَعَةَ عَشَرَ سَبْعَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَسَبْعَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِوَجَعَلُوا يُوَلّونَ فِي الْجَبَلِ[21]

۶۔ شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد محدثین نے ستر لکھی ہے۔ تمام روایات میں فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ کے الفاظ آئے ہیں۔ جبکہ صحیح ابن حبان میں ہے کہ نوے کے قریب مسلمان شہید ہوئے، اس روایت کے الفاظ ہیں:

فَلَمَّا أَتَوْهُمْ، صَرَفَ اللَّهُ وجُوهَهُمْ، فَأُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تِسْعُونَ قَتِيلاً۔

۷۔ امام طبرانیؒ نے علی بن عبد العزیز کی سند سے کچھ اضافی باتیں نقل کی ہیں، جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

شیطان نے زور دار آواز میں چیخ کر کہا تھا: محمد ﷺ قتل ہو گئے۔ اس بات کے حق ہونے میں کسی کو شک بھی نہ گزرا، ہمیں بھی اس بات کا پورا یقین ہو چکا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سعدین کے درمیان سے نظر آئے۔ ہم آپ ﷺ کو آپ کے چلنے کے انداز سے پہچان لیتے تھے کہ آپ ﷺ چلتے وقت سامنے کی طرف تھوڑا سا جھک کر چلتے تھے۔ صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو دیکھ کر ہمیں اس قدر خوشی ہوئی گویا ہمیں کوئی دکھ پہنچا ہی نہیں تھا۔ آپ ﷺ پہاڑ کے اوپر ہماری طرف چڑھ کر آئے اور اس وقت آپ ﷺ یوں کہہ رہے تھے: ان لوگوں پر اللہ کا غضب ہو، جنہوں نے اس کے رسول کے چہرے کو خون آلود کیا اور کبھی آپ ﷺ نے یوں فرمایا: یہ لوگ کبھی بھی ہم پر غالب نہیں ہو سکتے۔ آپ ﷺ اسی طرح کے کلمات کہتے کہتے ہمارے پاس آن پہنچے۔

(وَصَاحَ الشَّيْطَانُ: قُتِلَ مُحَمَّدٌ، فَلَمْ نَشُكَّ فِيهِ أَنَّهُ حَقٌّ، قَالَ: وَإِنَّا كَذَلِكَ لَا نَشُكُّ أَنَّهُ حَقٌّ قَدْ قُتِلَ، حَتَّى طَلَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ السَّعْدَيْنِ، فَعَرَفْتُهُ بِتَكَفُّئِهِ إِذَا مَشَى، قَالَ: فَفَرِحْنَا حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يُصِبْنَا مَا أَصَابَنَا، قَالَ: فَرَقَى نَحْوَنَا وَهُوَ يَقُولُ: «اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» ، قَالَ: وَيَقُولُ مَرَّةً أُخْرَى: «اللهُمَّ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَعْلُونَا حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَيْنَا»

یہی الفاظ امام حاکم نے روایت کیے ہیں۔ واقدی کی روایت میں البتہ کچھ تبدیلیاں ہیں۔

واقدی نے نقل کیا ہے کہ مشرکین پہاڑ کی مضبوط چوٹی پر تھے۔ ہماری صفیں ٹوٹ چکی تھیں۔ ابلیس جعال بن سراقہ کی صورت میں پکارنے لگا کہ محمد ﷺ قتل کر دیے گئے۔ تین مرتبہ چیخا۔ اس دن جعال بن سراقہ بہت بڑی آزمائش بن کر نازل ہوا تھا۔ ابلیس کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑا۔ اس دن سے زیادہ غم دینے والا کوئی دن نہ تھا۔ جب ابلیس کہہ رہا تھا کہ محمد ﷺ قتل کر دیے گئے تو خوات بن جبیر اور ابو بردہ بن نیاز اس کے پہلو میں اس کی تصدیق کرتے تھے۔[22]

اس روایت میں شیطان جعال بن سراقہ کا ہم شکل بتایا گیا۔ خوات بن جبیر اور بردہ بن نیاز کی تصدیق کرنا کسی حدیث کی کتاب میں بیان نہیں ہوا، سوائے اس واقدی کی روایت میں۔

۷۔ تمام اصحاب الحدیث نے ابوسفیان اور حضرت عمرؓ کے درمیان ہونے والے مکالمہ کو بعینہ نقل کیا ہے، الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ سوائے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے۔ یہاں پر صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ کو درج کیا جاتا ہے:

(لڑائی کے بعد) ابوسفیان نے پکار کر دریافت کیا: کیا محمد ﷺ اپنی قوم کے ساتھ موجود ہیں؟ تین مرتبہ یہ سوال پوچھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی باتوں کا جواب دینے سے منع فرمادیا۔ اس کے بعد اس نے پکار کر پوچھا: کیا ابوقحافہ (یعنی ابو بکرؓ) اپنی قوم میں موجود ہیں؟ یہ سوال بھی تین مرتبہ کیا۔ پھر پوچھا: ابن خطاب اپنی قوم میں موجود ہیں؟ یہ بھی تین مرتبہ پوچھا۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر خوشی سے کہا: یہ سب لوگ مارے جاچکے ہیں۔ سیدنا عمرؓ اس کی یہ باتیں سن کر قابو نہ رکھ سکے اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ کہہ رہا ہے، تو نے جن جن لوگوں کے نام لیے ہیں، وہ سب زندہ ہیں اور تیرے لیے بری خبر باقی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: آج کا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی بھی ایک ڈول کی طرح ہے۔ (اس میں ایسا ہوتا رہتا ہے، کبھی کوئی غالب اور کبھی کوئی) تم دیکھوگے کہ تمہارے مقتولین کا مثلہ کیا گیا ہے، مگر میں نے کسی کو ایسا کرنے کا نہیں کہا، مجھے یہ کام برا بھی نہیں لگا۔ پھر وہ خوشی سے اس قسم کے رجزیہ کلمات کہنے لگا۔ اے ہبل ! تو سربلند ہو، اے ہبل تو سربلند ہو، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی باتوں کا جواب نہ دوگے؟ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اللہ کے رسول ﷺ اس کے جواب میں ہم کیا کہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہو: اللہ ہی بلند و برتر اور بزرگی والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: ہمارے پاس عزی ہے جبکہ تمہارا کوئی عزی نہیں ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے اس کی بات کا جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا: اللہ کے رسول ﷺ ہم اسے کیا کہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم یوں کہو: اللہ ہمارا مددگار ہے، تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي القَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي القَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي القَوْمِ ابْنُ الخَطَّابِ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلاَءِ، فَقَدْ قُتِلُوا، فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ، إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ، وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ، قَالَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالحَرْبُ سِجَالٌ، إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي القَوْمِ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ: أُعْلُ هُبَلْ، أُعْلُ هُبَلْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ "، قَالَ: إِنَّ لَنَا العُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ؟»، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ: «قُولُوا اللَّهُ مَوْلاَنَا، وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ»[23]

خلاصہ بحث:

روایات کا معنوی جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ لفظی فرق اور الفاظ کی تقدیم و تاخیر سے واقعہ کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑا جس سے حکم میں تبدیلی لازم آتی ہو۔ جہاں کہیں اختلاف آیا ہے وہ علمائے کرام کی آرا سے دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

روایات میں کہیں پر آیا ہے کہ پرندے ہمیں نوچ کر کھارہے ہیں اور کہیں اس کی جگہ پر ہم قتل کر دیئے گئے ہیں، کے الفاظ آئے ہیں۔ اسی طرح مال غنیمت کی پکار میں معمولی اختلاف آیا ہے۔ کہیں پر ہے، لوگو چلو مال غنیمت اکٹھا کریں۔ تمہارے ساتھیوں کو فتح ہو چکی ہے، اب تم کس چیز کے منتظر ہو۔ کہیں پر اس سے مختلف الفاظ آئے، جب نبی ﷺ غنیمتیں جمع کرنے لگے اور آپ ﷺ نے مشرکین کے لشکر کو شکست سے دوچار کر دیا تو تمام تیر انداز ادھر امڈ آئے اور لشکر میں شامل ہو کر لوٹ مار کرنے لگے، اصحاب رسول ﷺ کی صفیں آپس میں گڈ مڈ ہو گئیں۔

واقدی کی روایت میں ایسے اضافے ہیں جو اصحاب الحدیث کی روایات میں نہیں ملتے۔ جیسے واقدی نے عبد اللہ بن جبیرؓ کے بلیغ خطبہ کی طرف اشارہ کیا پھر حارث بن انسؓ کی تقریر بھی نقل کی۔ کسی بھی حدیث کی کتاب میں عبد اللہ بن جبیرؓ کا اتنا فصیح خطبہ اور حارث بن انسؓ کی تقریر کے الفاظ نہیں ملتے۔

احد کے دن دشمن کے دباؤ کی وجہ سے نبی ﷺ کے ساتھ باقی رہ جانے والے افراد کی تعداد کے حوالے سے بھی اختلاف آیا ہے۔

بعض روایات کے مطابق ایک وقت میں آپ ﷺ کے ساتھ صرف نو صحابہؓ تھے، بعض کے مطابق بارہ صحابہ تھے اور بعض میں چودہ صحابہ تھے۔ اور کچھ روایات میں آپ ﷺ کے ساتھ صرف دو صحابہؓ باقی رہ گئے تھے۔ علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں:

- اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حضرت مقدادؓ بھی ان صحابہ میں سے تھے جو آپ ﷺ کے ساتھ باقی رہ گئے تھے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بھگدڑ مچ جانے کے بعد حاضر ہوئے تھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض احوال میں آپ کے ساتھ صرف حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ رہ گئے تھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس حدیث کا یہ معنی ہو کہ مہاجرین میں سے صرف یہ دورہ گئے تھے اور جب بھگدڑ مچی تو مختلف احوال تھے۔[24]

حقیقت یہ ہے کہ مختلف اوقات میں آپ ﷺ کے ساتھ باقی رہ جانے والوں کی تعداد مختلف تھی۔ کبھی دو افراد تھے تو کبھی ان کی تعداد چودہ سے بھی زیادہ تھی۔ لہذا جس صحابی نے جو تعداد مشاہدہ کی، بیان کر دی۔

حضرت جابرؓ کی غزوہ احد کے بعد بیوہ عورت سے شادی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ غزوہ احد میں شہید ہوگئے۔انہوں نے اپنے پیچھے بہت سارا قرضہ اور نو بیٹیاں چھوڑیں، بعض روایات کے مطابق چھ بیٹیاں چھوڑیں۔ ان بچیوں کی دیکھ بھال اور پرورش کے لیے حضرت جابرؓ نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا۔ آپ ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ جابر تم نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا، تم اس سے کھیلتے، وہ تم سے کھیلتی۔

مذکورہ واقعہ کو صحابہ کرامؓ نے لفظی و معنوی اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے۔ درج ذیل میں مختلف صحابہؓ و تابعینؒ کے اقوال کی روشنی میں واقعہ کی جزئیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے، اور جائزہ لیا جاتا ہے کہ معنوی روایات کے واقعہ کی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

روایات کے متون میں معلومات کی کمی بیشی کا اختلاف:

ا۔ مسند احمد کی روایت جو محمد بن ابی عدی کے طرق سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے، اس میں حضرت جابرؓ کسی سفر سے واپسی پر نبی ﷺ کے ساتھ اپنے اونٹ کو فروخت کرنے کی تفصیلات بیان کرتے ہیں، حدیث کا آخری حصہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا:

کیا تم نے اپنے والد کی وفات کے بعد نکاح کیا؟ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا، ہاں یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے پوچھا، باکرہ سے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا ثیبہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ باکرہ سے کیوں نہ کیا، وہ تم سے کھیلتی، تم اس سے کھیلتے، وہ تمہارے ساتھ ہنستی، تم اس کے ساتھ ہنستے۔ روایت کے الفاظ ہیں:

هَلْ تَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ؟ " قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: " أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ " قَالَ: قُلْتُ: ثَيِّبًا.
قَالَ: " أَلَا تَزَوَّجْتَهَا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ، وَتُلَاعِبُهَا، وَتُضَاحِكُكَ، وَتُضَاحِكُهَا [25]

- اس روایت میں هَلْ تَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ؟ کے الفاظ آئے ہیں، جب کہ دیگر طرق سے آنے والی روایات میں هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ کے الفاظ آئے ہیں۔ اس روایت میں بَعْدَ أَبِيكَ اضافی ہے۔

۲۔ صحیح بخاری کی روایت جو محمد بن سابق کے طرق سے شعبی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے جابر بن عبداللہؓ نے حدیث بیان کی، جو بہت تفصیلی ہے، اس میں قرض اور اس کی ادائیگی کی تفصیلات ہیں۔ حدیث کے آخری حصہ میں روایت ہے کہ ان کے والد احد کے دن شہید ہوگئے، انہوں نے چھ لڑکیاں چھوڑیں اور قرض چھوڑا۔ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا۔[26]

۳۔ صحیح بخاری کی جو روایت قتیبہ کے طرق سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے،اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: اے جابرؓ کیا تم نے نکاح کر لیا؟ حضرت جابرؓ نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کنواری سے کہ بیوہ سے؟ میں نے کہا، بیوہ سے۔ فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کیا، جو تم سے کھیلتی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ، میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے۔ انہوں نے نو لڑکیاں چھوڑیں۔ میری نو بہنیں ہیں۔ اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ انہی جیسی ناتجربہ کار لڑکی ان کے پاس لا کر بٹھا دوں، بلکہ ایک ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی صفائی و ستھرائی کا خیال رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔

«هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: لاَ بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ، كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ»[27]

- صحیح بخاری کی روایت جو شعبی سے مروی ہے، اس کے مطابق حضرت جابرؓ کے والد نے چھ لڑکیاں چھوڑیں۔ (وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ) جبکہ اس روایت میں وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ کے الفاظ آئے ہیں۔
- علاوہ ازیں اس روایت میں وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا کے الفاظ حذف ہیں۔

۴۔ مسند حمیدی کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔[28]

۵۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی کے الفاظ بھی یہی ہیں۔[29]

۶۔ ابو عوانہ کی مستخرج میں بھی یہی الفاظ آئے ہیں۔ اس روایت میں فَكَرِهْتُ کی جگہ فَلَمْ أُحِبَّ آیا ہے۔[30]

۷۔ صحیح بخاری کی مسدد کے طرق سے آنے والی روایت جو حضرت جابرؓ ہی سے مروی ہے، اس میں ہے کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں یا نو لڑکیاں۔ پس میں نے بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: جابر تم نے شادی کی ہے؟ فرمایا کنواری سے یا بیاہی سے، میں نے عرض کیا، بیاہی سے۔ فرمایا: تم نے کنواری سے نکاح کیوں نہ کیا؟ تم اس کے ساتھ کھیلتے وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے، وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔ جابر نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کیا کہ عبد اللہ شہید ہو گئے اور انہوں نے کئی لڑکیاں چھوڑی ہیں، اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے پاس انہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں۔ میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہیں خیر عطا فرمائے۔

قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا» قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ» قُلْتُ: هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ» لَمْ يَقُلْ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو: «بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ»[31]

- اس روایت میں الفاظ کی تقدیم و تاخیر ہے۔ اس سے قبل آنے والی روایات میں هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، کے الفاظ رسول اللہ ﷺ کے سوال کے بعد آئے ہیں۔
- صحیح بخاری ہی کی گذشتہ روایات میں سے ایک روایت میں وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ اور ایک دوسری روایت میں وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ کے الفاظ ہیں، جب کہ اس روایت میں ہے کہ سات یا نو لڑکیاں چھوڑیں۔ وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ،
- اس روایت میں هَلَكَ أَبِي کے الفاظ ہیں، جبکہ صحیح بخاری کی روایت جو قتیبہ کے طرق سے مروی ہے، اس میں إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، کے الفاظ ہیں۔
- صحیح بخاری کی قتیبہ کے طرق سے آنے والی روایت میں فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَصَبْتَ» کے الفاظ ہیں، جبکہ اس روایت میں فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ کے الفاظ درج ہیں۔ اس روایت میں اجمع الیهن کی جگہ ان اجیئهن بمثلهن کے الفاظ ہیں۔ اس روایت میں جَارِيَةً خَرْقَاءَ اور تَمْشُطُهُنَّ کے الفاظ حذف ہیں۔
- علاوہ ازیں اس روایت میں «أَصَبْتَ» کی جگہ فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۸۔ سنن بیہقی کی روایت کے الفاظ بھی بخاری کی اس روایت سے ملتے جلتے ہیں، فرق کا جائزہ لیا جاتا ہے:

" تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ قَالَ جَابِرٌ: فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ " فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: " بِكْرًا أَوْ ثَيِّبًا؟ " قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: " فَهَلَّا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟ " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَبْدَ اللهِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ، أَوْ قَالَ: تِسْعَ بَنَاتٍ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ: " بَارَكَ اللهُ لَكَ "، أَوْ قَالَ: " خَيْرًا "[32]

- اس روایت میں ھلک کی جگہ إِنَّ عَبْدَ اللهِ تُوُفِّيَ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ بخاری کی روایات میں ابی کا لفظ تھا جبکہ یہاں والد کا نام آیا ہے۔
- اس روایت میں فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ کی جگہ بَارَكَ اللهُ لَكَ "، أَوْ قَالَ، " خَيْرًا " کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۹۔ صحیح ابن حبان کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔

أَنَّ أَبَاهُ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ بَنَاتٍ قَالَ: فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ"؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: "بِكْرًا أَوْ ثَيِّبًا"؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا قَالَ: "فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ"؟ فَقُلْتُ: إن عبد الله مات وترك سبع بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ بَنَاتٍ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ وَأَرَدْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ لِي: "بارك الله لك"[33]

- اس روایت میں فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي کے الفاظ اضافی ہیں۔
- اس روایت میں إِنَّ عَبْدَ اللهِ تُوُفِّيَ کی جگہ إن عبد الله مات کے الفاظ ہیں۔
- علاوہ ازیں اس روایت میں بہنوں کی تعداد سات بیان ہوئی ہے۔
- سنن بیہقی میں فَأَحْبَبْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ بِامْرَأَةٍ کے الفاظ آئے تھے جبکہ یہاں وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۱۰۔ ابو نعمان کے طرق سے مروی روایت کے الفاظ بھی درجہ بالا روایت والے ہیں۔[34]

۱۱۔ صحیح مسلم میں شعبہ نے محارب سے حدیث بیان کی، انہوں نے جابرؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کنواری سے یا ثیبہ سے۔ میں نے عرض کی، ثیبہ سے۔ فرمایا: تم کنواریوں اور ان کی ملاعبت سے کہاں رہ گئے تھے؟ قَالَ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى، وَلِعَابِهَا[35]

- صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث کی روایات میں فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ جبکہ یہاں جاریہ کی جگہ الْعَذَارَى کا لفظ منقول ہے۔

۱۲۔ سنن ترمذی کی روایت میں سات یا نو لڑکیوں کا تذکرہ آیا ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت میں "میں ایسی عورت کو لایا ہوں، جو ان کی دیکھ بھال کر سکے" فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ: فَدَعَا لِي.[36] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۳۔ سنن ابو داؤد میں أَفَلَا بِكْرٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ[37] کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۱۴۔ سنن ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ دیگر روایات سے مختلف ہیں: اس روایت میں ان کی بہنوں کی تعداد بیان نہیں ہوئی، بلکہ "میری کچھ بہنیں ہیں۔" کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ قُلْتُ: كُنَّ لِي أَخَوَاتٌ،

- اس روایت میں حضرت جابرؓ نے اپنے اندیشے کا اظہار کیا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں کنواری لڑکی آکر ان میں اور مجھ میں دوری کا سبب نہ بن جائے۔ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ،
- آپ ﷺ کی طرف سے کسی قسم کی دعائیہ کلمات اس روایت میں بیان نہیں ہوئے بلکہ نقل ہوا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا، اگر ایسا ہے، تو ٹھیک ہے۔ «فَذَاكَ إِذَنْ» [38]

۱۵۔ سنن نسائی کی روایت میں ثیبہ کے لیے ایم کا لفظ آیا ہے۔ قُلْتُ: أَيِّمٌ، قَالَ: «فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ؟» [39]

۱۶۔ معجم الکبیر کی روایت میں «فَهَلَّا بِكْرًا تَعَضُّهَا وَتَعَضُّكَ» [40] کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۱۷۔ مسند حمیدی کی جو روایت سفیان کے طرق سے مروی ہے، اس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَكَحْتُ: «يَا جَابِرُ أَتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟» ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ»[41]

۱۸۔ ابو عوانہ کی مستخرج میں درج ذیل الفاظ نقل ہوئے ہیں:

قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ أَحْبَبْتَ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ، وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ[42]

۱۹۔ المسند الجامع کے الفاظ درج ذیل ہیں:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ،فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ، قَالَ: فَذَاكَ إِذًا، إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. [43]

- دیگر طرق سے آنے والی روایات میں صرف اصبت، خیرا، بارک اللہ لک کے الفاظ منقول ہیں، جبکہ اس روایت میں إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

۲۰۔ واقدی کی روایت میں درج ذیل الفاظ بیان ہوئے ہیں:

يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي وَأُمّي إنّ أَبِي أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ، وَتَزَوّجْت امْرَأَةً جَامِعَةً تَلُمّ شَعَثَهُنّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنّ. قَالَ: أَصَبْت. [44]

خلاصہ بحث:

خلاصہ یہ کہ بعض روایات میں فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ کے الفاظ ہیں، جبکہ کہیں فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ کے الفاظ اضافہ کے ساتھ نقل ہوئے۔ کہیں پر جاریہ کی جگہ بِكْرًا بھی آیا ہے۔ جیسے سنن

نسائی میں ہے۔ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ اور کہیں فَهَلَّا بِكْرًا تَعَضُّهَا وَتَعَضُّكَ کے الفاظ آئے ہیں۔ کسی روایت میں مالَكَ وللعذارى ولِعَابِها؟ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

کسی روایت میں فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ کے الفاظ آئے، کہیں وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ کے الفاظ نقل ہوئے۔ جس روایت میں انداز بیان مثبت ہے، وہاں أُحِبَّ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ اور کسی روایت میں إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ أَحْبَبْتَ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ کے الفاظ منقول ہوئے۔ کسی روایت میں خدشے کے اظہار کے طور پر بھی یہی الفاظ آئے ہیں، جیسے إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ۔

کسی روایت میں حضرت جابرؓ نے کہا، انہوں نے ثیبہ سے شادی اس لیے کی کہ وہ بچیوں کی تربیت کرے، وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، کہیں کہا کہ ان کی کنگھی چوٹی کرے أَحْبَبْتَ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ، وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ اور کہیں کہا کہ وہ ان کو علم سکھائے وَتزوّجت امْرَأَةً جَامِعَةً تَلُمّ شَعَثَهُنّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنّ۔ جبکہ کہیں کہا گیا کہ ان کی اصلاح کرے فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ۔

متون حدیث کے روایت بالمعنیٰ سے مقاصد نکاح ثیبہ کے فروق:

وہ روایات جن میں کہا گیا أَحْبَبْتَ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ یا امْرَأَةً جَامِعَةً تَلُمّ شَعَثَهُنّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنّ کہا یا وَتُصْلِحُهُنَّ کہا گیا۔ یعنی ایسی عورت سے نکاح کرنا پسند کیا جو ان کو اتفاق اور حسن سلوک سے رکھے، ان کی نگہبانی کرے، ان کی اصلاح کرے اور ان کو علم سکھائے وغیرہ، یہ اجابی مقصد ہے یعنی اسے جلبِ منفعت کہا جاسکتا ہے۔

وہ روایات جن میں انداز بیان منفی ہے مثلاً فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ کہا گیا یا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ کہا گیا یا خوف کا اظہار کیا گیا جیسے فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ کہا گیا یعنی انہوں نے ایسی عورت سے نکاح کرنا پسند نہیں کیا جو ان کے اور ان کی بہنوں کے درمیان فساد کروادے یا ان کی بہنوں ہی کی طرح ناقص العقل ہو۔ چنانچہ اس سے مقصد دفع شر ہے۔ یہ سلبی مقصد ہے جسے دفع مضرت بھی کہا جاسکتا ہے۔

حدیث میں تعارض اور اس کا جواب:

صحیح بخاری باب" قضا الوصی دیون المیت بغیر محضر" کے تحت فرمایا کہ میرے والد نے چھ بیٹیاں چھوڑیں۔ باب، "اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا" کے تحت فرمایا کہ میرے والد نے نو بیٹیاں چھوڑیں اور میری نو بہنیں ہیں۔ باب " عون المراة زوجها فی ولده" کے تحت فرمایا: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ، وَتَرَكَ بَنَاتٍ، یہاں عدد کا تعین نہیں کیا گیا۔ باب الدعاء للمتزوج میں ہے: هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، امام بخاریؒ نے سات اور نو دونوں اعداد کا تذکرہ کیا۔ امام بیہقی نے استحباب التزویج للابکار کے تحت باب باندھا ہے۔ اس میں بھی عدد متعین نہیں

کیا گیا، روایت کے الفاظ ہیں:إِنَّ عَبْدَ اللهِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ، أَوْ قَالَ: تِسْعَ بَنَاتٍ سنن نسائی میں شعبی سے جو روایت مذکور ہے، اس کے تحت حضرت جابرؓ کے والد نے چھ لڑکیاں چھوڑیں۔ مسند حمیدی اور مسند ابو یعلیٰ میں تِسْعَ أَخَوَاتٍ کا طے شدہ عدد آیا ہے۔ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں:

- حدیث میں نو بیٹیوں کا ذکر ہے اور شعبی کی روایت میں چھ بیٹیوں کا ذکر ہے۔ ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ تین بیٹیاں شادی شدہ تھیں۔ اس لیے دوسری حدیث میں ان کا ذکر نہیں کیا۔[45]

نتائج بحث

احادیث واقعات میں روایت بالمعنیٰ کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا تو درج ذیل نتائج سامنے آئے۔

1. احکام سے متعلق احادیث میں روایت بالمعنیٰ جائز نہیں۔ یعنی حکم شرعی کے متبادل لفظ لانا جو کہ روایت بالمعنیٰ کی قبیل سے ہو، درست نہیں۔
2. جہاں دیگر اسباب سے اختلاف فقہی پیدا ہوا، روایت بالمعنیٰ بھی سبب ہے۔ حضرت جابرؓ نے ثیبہ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ کا فرمان "باکرہ سے کیوں نہ کیا؟" اس سلسلے میں دلیل ہے۔ فقہی اختلاف پیدا ہوا کہ باکرہ سے نکاح افضل ہے کہ ثیبہ سے۔
3. ثابت ہوا کہ روایت بالمعنیٰ کی بنیاد پر حدیث میں تشکیک پیدا کرنے والوں کے پاس کوئی قابل توجہ دلیل موجود نہیں۔ کیوں کہ

اگر کسی راوی کو الفاظ کے بارے میں وہم تھا اس نے حدیث میں ہی بیان کرتے ہوئے کہہ دیا کہ مجھے شک ہے۔ لہٰذا اس کی بنیاد پر انکار حدیث پہلے سے طے شدہ اعتقادی زیغ کا اظہار ہے۔

4. روایت بالمعنیٰ، رسول ﷺ سے نقل و روایت میں اجتہاد کی گنجائش کی دلیل ہے۔
5. روایت بالمعنیٰ سے حدیث کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ جمہور محدثین میں سے کسی نے اس کو علل الحدیث میں شمار کیا۔
6. زیادہ تر روایت بالمعنیٰ تنوع کی حیثیت رکھتا ہے، اور کم تعداد میں روایات میں تعارض کی صورت حال پیدا ہو رہی ہے۔
7. غزوات و سرایا کی روایات میں شواہد موجود ہیں کہ روایت بالمعنیٰ بالفعل وقوع پذیر ہوتی ہے۔
8. غزوات و سرایا میں روایت بالمعنیٰ کی تین وجوہ موجود ہیں، اضافہ متن، مترادف الفاظ کا استعمال، بعض چیزوں کا عدم ذکر۔

9. زبان پر گہری دسترس کے باعث واقعات کے بیان میں اہل زبان کے ہاں متبادل الفاظ کا استعمال ایک عمومی امر ہے، جیسا کہ غزوات وسرایا کی روایات سے واضح ہے۔ اس میں بنیادی شرط یہ ہوتی ہے کہ واقعہ کی اصل حقیقت متاثر نہ ہو رہی ہو، جیسے قرآن کریم نے ایک ہی واقعہ مختلف الفاظ واسالیب سے بیان کیا، لیکن واقعہ کی اصل حقیقت جوں کی توں ہے۔

10. بسا اوقات تاریخ، شرکاء کی تعداد، وقت اور شخصیت کے تناظر میں اختلافِ روایت بھی روایت بالمعنیٰ ہی کی ایک صورت قرار دی جا سکتی ہے۔

حوالہ جات

1۔ السعیدی، سعید مجتبیٰ، پروفیسر، تذکرہ شہدائے بدر و احد، مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس، لاہور، ۲۰۱۴، ص ۵۶

SAEEDI, SAEED MUJTBA,PRO,TAZKRA SHOHDAEY BADR WA OHAD, MAKTBA ISLMIA,PRINTING PRESS LAHORE,2014,P#56

2۔ غنی، محمد عثمان، نصر الباری، مکتبہ الشیخ، بہادر آباد، کراچی، س ن، ۸/ ۸۸۔ ۹۲

GHANI MUHAMMAD USMAN, NASRUL BARI,MAKTBA HEIKH,BAHADURABAD,KARACHI, 8/ 88.92

3۔ المروزی، سعید بن منصور، سنن سعید بن منصور، کتاب الجهاد، باب ،جامع الشهادة، الدار السلفیہ، الهند، الطبعة الاولیٰ، رقم الحدیث، ۲۸۵۳،

MIROZI,SAEED BIN MANSOOR,BOOK AL JIHAD, CHAPTER JAMIA AL SHIHADA,HADEES NO.2853

4۔ مسند احمد، ۳۰/ ۵۵۴۔ ۵۵۵، رقم الحدیث: ۱۸۵۹۳، إسناده صحيح على شرط الشيخين.

MUSNAD AHMED,HADEES NO.8593

5۔ مسند ابو داؤد طیالسی، باب، البراء بن عازب، دار هجر، مصر، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۱۹ھ، ۲/ ۹۵، رقم الحدیث، ۷۶۱، حكم الألباني : صحيح

MUSNAD ABU DAUD TIALSI,CHAPTER ALBRA BIN AZIB,HADEES NO.761

6۔ صحیح ابن حبان، ۱۱/ ۴۱۔ ۴۲، رقم الحدیث، ۴۷۳۸، تعليق شعيب الأرنؤوط: إسناده صحيح على شرط البخاري

SAHEE IBN E HIBAN,HADEES NO.4738

7۔ المعجم الکبیر، ۱۰/ ۳۰۱، رقم الحدیث، ۱۰۷۳۱، وقال الحاكم: "صحيحُ الإسناد"

AL MOJAM UL KABEER,HADEES NO.10731.

8۔ المستدرک، ۲/ ۳۲۴، رقم الحدیث، ۳۱۶۳، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ التعليق من تلخيص الذهبي : صحيح

AL MUSTADRAK,HADEES NO.3163

9۔ واقدی، ۱/ ۲۳۰

WAQDI,1/230

10۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب، مایکرہ من التنازع والاختلاف، ۴/ ۶۵، رقم الحدیث: ۳۰۳۹

SAHE BUKHARI,BOOK AL JIHAD WAL SEEAR,CHAPTER,MA YAKRAHOO MIN TNAZI,NO.3039

11۔ مسند ابو داؤد، باب، البراء بن عازب، ۲/ ۹۵، رقم الحدیث، ۷۶۱، حكم الألباني : صحيح

MUSNAD ABU DAUD,CHAPTER AL BIRA BIN AZIB,HADEES NO.761

12۔ سنن ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الکمناء، ۳/ ۵۱، رقم الحدیث، ۲۶۶۲، حكم الألباني : صحيح

SUNAN ABU DAUD,BOOK ALJIHAD, CHAPTER FIL KUMNA,NO.2662

13۔ بغوی، محمد بن الفراء، (م۵۱۶ھ) شرح السنۃ، کتاب السیر والجہاد، باب، الصف فی القتال، ۱۱/ ۶۲۔۶۳، رقم الحدیث، ۲۷۰۵، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

BAGHVI,MUHAMAD BIN FRA,SHAR HUL SUNNA,BOOK AL SEEAR WAL JIHAD, CHAPTER, AL SAF FIL KITAL,NO.2705

14۔ المغازی، ۱/ ۲۳۰

AL MGHAZI,1/230

15۔ صہیب عبد الجبار، المسند الموضوعی، ۶/ ۴۹۱، رقم الحدیث، ۴۱، اسناده صحيح على شرط البخارى

SOHAIB ABDUL JABBAR, AL MUSNAD AL MOZOEE,HADEES NO.41

16۔ جوہری، علی بن جعد، مسند ابن الجعد، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۱۰ھ، ۱/ ۳۷۵، رقم الحدیث، ۲۵۷۳

JOHRI,ALI BIN JAAD,MUSNAD IBN E JAAD,BAIROOT,HADEES NO.2573

17۔ صہیب عبد الجبار، الجامع الصحیح للسنن والمسانید، باب، غزوہ احد، المکتبہ الشاملہ، ۱۴/ ۴۵۲، وقال الشيخ شعيب الأرناؤوط: إسناده صحيح.

SOHAIB ABDUL JABBAR,AL JAMIA ALSAHE ,CHAPTER GHZWA OHAD,14/452

18۔ ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق، (م۳۱۶ھ) المستخرج، کتاب الحدود، باب، بیان الشدۃ التی اصابت النبی ﷺ، ۴/ ۳۲۳، رقم الحدیث، ۶۸۴۶

ABU AWANA,AL MUSTAKHRAJ,BOOK ALHDOOD,CHAPTER BIYAN UL SHIDAA,NO.6846

19۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب، اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا، ۵/ ۹۷، رقم الحدیث، ۴۰۶۰

SAHE BUKHARI,BOOK ALMGHAZI,CHAPTER IZA HAMMAT TAIFATAN,HADEES NO.4060

20۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب، غزوہ احد، ۳/ ۱۴۱۵، رقم الحدیث، ۱۷۸۹

SAHE MUSLIM, BOOK AL JIHAD, CHAPTER GHZWA OHAD,NO.1789

21۔ واقدی، ۱/ ۲۹۴

WAQDI,1/ 294

22۔ واقدی، ۱/ ۲۳۲

WAQDI,1/232

23۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب، مایکرہ من التنازع والاختلاف، ۴/ ۶۵، رقم الحدیث: ۳۰۳۹

SAHE BUKHARI,BOOK AL JIHAD WAL SEEAR, CHAPTER MA YAKRAHOO MIN TNAZI, NO.3039

24۔ فتح الباری، ۵/ ۲۱۶

FATHUL BARI,5/216

25۔ مسند احمد، ۲۳/ ۲۵۸، رقم الحدیث، ۱۵۰۱۳

MUSNAD AHMED,HADEES NO.15013

26۔ صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب: قضاالوصی دیون المیت بغیر محضر، ۴/ ۱۴، قم الحدیث، ۲۷۸۱

SAHE BUKHARI,BOOK AL WSAYA,CHAPTER,QZA AL WASI,HADEES NO.2781

27۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب: اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا، ۵/ ۹۶، رقم الحدیث، ۴۰۵۲

SAHE BUKHARI,BOOK AL MGHAZI, CHAPTER IZ HAMMAT TAIFATAN, HADEES NO.4052

28۔ ابو بکر حمیدی، مسند الحمیدی، دار السقا، دمشق، سوریا، ۱۹۹۶ء، ۲/ ۳۲۱، رقم الحدیث، ۱۲۶۱، إسناده صحيح على شرط بخاری

Abu bakar hameedi, musnad al hameedi,Damishq, Hadees No.1261

29۔ المسند، ۳/ ۴۶۶، رقم الحدیث، ۱۹۷۴، حكم حسين سليم أسد : إسناده صحيح

AL MUSNAD,3/466,HADEES NO.1974

30۔ ابو عوانہ، المستخرج، ۳/ ۱۲، رقم الحدیث، ۴۰۱۳

ABU AWANA, AL MUSTAKHRAJ,HADEES NO.4013

31۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب: الدعاء للمتزوج، ۸/ ۸۲، رقم الحدیث، ۶۳۸۷

SAHE BUKHARI,BOOK AL DAWAT, CHAPTER, AL DUA,HADEES NO.6387

32۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، باب: استحباب التزویج للابکار، ۷/ ۱۲۹، رقم الحدیث، ۱۳۴۷۱

BAIHQI, SUNAN AL KUBRA,BOOK AL NIKAH, CHAPTER, ISTIHBAB AL TAZWUJ,NO.13471

33۔ صحیح ابن حبان، کِتَابُ إِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مناقب الصحابة، باب، ذِكْرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، ۱۶/ ۸۷، رقم الحدیث، ۷۱۳۸

SAHE IBN E HIBBAN,BOOK IKHBARA,CHAPTER ZIKR JABIR BIN ABDULLAH,NO.7138

34۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب: الدعاء للمتزوج، ۸/ ۸۲، رقم الحدیث، ۶۳۸۷

SAHE BUKHARI,BOOK AL DAWAT,CHAPTER AL DUA,HADEES NO.6387

35۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب: استحباب نکاح البکر، ۲/ ۱۰۸۲، رقم الحدیث، ۵۵

SAHE MUSLIM, BOOK AL RIZA,CHAPTER,ISTIHBAB NIKAH,HADEES NO.55

36۔ سنن ترمذی، باب ماجاء فی تزویج الابکار، ۲/ ۳۹۷، رقم الحدیث، ۱۱۰۰، قال البانی: صحیح

SUNAN TIRMZI,CHAPTER MA JA FI TAZWEEJ,HADEES NO.1100

37۔ سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، باب، فی تزویج الابکار، ۲/ ۲۲۰، رقم الحدیث، ۲۰۴۸، حکم الالبانی، صحیح

SUNAN ABU DAUD,BOOK AL NIKAH,CHAPTER FI TAZWEEJ UL IBKAR,NO.2048

38۔ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب، تزویج الابکار، ۱/ ۵۹۸، رقم الحدیث، ۱۸۶۰، حکم البانی: صحیح

SUNAN IBN MAJA,BOOK AL NIKAH,CHAPTER AL IBKAR,HADEES NO.1860

39۔ سنن نسائی، کتاب النکاح، باب، نکاح الابکار، ۶/ ۶۱، رقم الحدیث، ۳۲۲۰، حکم الألباني: صحيح

SUNAN NISAI,BOOK AL NIKAH,CHAPTER,NIKAH UL ABKAR,HADEES NO.3220

40۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۹/ ۱۴۹، رقم الحدیث، ۳۲۸، لا یجد حکمہ

TABRANI,AL MOJAM AL KABEER,HADEES NO.328

41۔ ابو بکر حمیدی، مسند الحمیدی، ۲/ ۳۲۱، رقم الحدیث، ۱۲۶۲

ABU BAKR HAMEEDI, MUSNAD AL HAMEEDI,HADEES NO.1262

42۔ مستخرج، ۳/ ۱۲، رقم الحدیث، ۴۰۱۵

MUSTAKHRAJ,HADEES NO.4015

43۔ محمود، محمد خلیل، المسند الجامع، ۴/ ۸۸۔ ۹۱، قال: حدّثنا سُفیان. و" أحمد "۳/ ۲۹۴، رقم الحدیث، ۱۴۱۷۸

MEHMOOD MUHAMMAD KHALIL,AL MUSNAD AL JAMI,HADEES NO.14178

44۔ المغازی، ۱/ ۴۰۰

AL MAGHAZI,1/400

45۔ فتح الباری، ۵/ ۲۰۸

FATHUL BARI,5/208